بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا.

(پ: ۱۰، س: التوبة، آیت: ۴۰)

اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی کی بات بلند رہی ۔

الندوہ ایجوکیشنل ٹرسٹ کا ترجمان

ماہنامہ

جلد: 1 | جمادی الثانی 1431ھ/جون 2010 | شمارہ: 6

مؤسس ومسؤل:

مفتی محمد سعید خان

اَلنَّدْوَہ ایجوکیشنل ٹرسٹ، چھترپارک، اسلام آباد، پاکستان ۔ 46001

فہرست مضامین

پتہ برائے خط و کتابت :

(1) الندوہ ایجوکیشنل ٹرسٹ، چھتر پارک،
اسلام آباد۔ پوسٹ کوڈ 46001

(2) الندوہ۔ پوسٹ بکس نمبر 1940
جی۔ پی۔ او۔ اسلام آباد

E-Mail: alnadwa@seerat.net

فون نمبر: 0300-5321111
0333-8383337

www.seerat.net

برائے ترسیل زر :

بنام: الندوہ ایجوکیشنل ٹرسٹ

اکاونٹ نمبر 01-8637741-01

سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک پاکستان۔

پاکستان فی پرچہ: 25 روپے

پاکستان سالانہ: 300 روپے

بیرون ملک سالانہ: 25 امریکی ڈالر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تلاوت قرآن حکیم سے متعلق بعض اہم مسائل

(1) ہر عاقل، بالغ، مسلمان، مرد اور عورت کے لیے قرآن کریم کا اتنا حصہ زبانی یاد کرنا، جس سے نماز ہوجائے، فرضِ عین ہے۔

(2) ہر عاقل، بالغ، مسلمان، مرد اور عورت کے لیے سورۂ فاتحہ اور اس کے علاوہ قرآن کریم کا اتنا حصہ (یعنی قرآن کریم کی کوئی سی ایک بڑی آیت یا اُس کی کوئی سی تین چھوٹی آیات یا کوئی ایک چھوٹی سورت جیسے سورۂ عصر یا سورۂ کوثر یا سورۂ اخلاص وغیرہ کو) زبانی یاد کرنا، واجب ہے، جس کو سورۂ فاتحہ کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے اُس کی نماز ہوجائے۔

(3) قرآن کریم کو چھونے کیلئے باوضو ہونا ضروری ہے۔

(4) تلاوت کی کیسٹوں اور سی ڈیز (C.Ds) کو بے وضو چھونا بھی جائز ہے۔

(5) تلاوت سے پہلے مسواک، دنداسے، منجن یا ٹوتھ پیسٹ سے منہ کو صاف کر لینا مستحب ہے۔

(6) اگر کوئی شخص زبانی، بغیر وضو کے تلاوت کرنا چاہے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ وہ قرآن کریم کو چھوئے نہیں۔

(7) زبانی تلاوت کرتے ہوئے بھی باوضو ہونا مستحب ہے۔

(8) قرآن کریم زبانی پڑھنے سے، دیکھ کر پڑھنا افضل ہے کیونکہ اس میں زبان اور نظر دونوں کی عبادت کا ثواب ہے۔

(9) تلاوت کے لیے کپڑوں کا پاک ہونا شرط نہیں۔

(10) قرآن کریم کے ادب واحترام میں کپڑوں کا پاک ہونا اور خوشبو کا استعمال کرنا زیادہ

ثواب کی بات ہے۔

(11) تلاوت کرتے ہوئے کسی سمت کی پابندی ضروری نہیں البتہ قبلہ رخ ہونا زیادہ ادب اور ثواب کا باعث ہے۔

(12) تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ یعنی

" اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم o"

(میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ شیطان مردود کے شر سے میں حفاظت میں رہوں)

کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

(13) تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ کے بعد تسمیہ یعنی

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo"

(میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو کہ بہت مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے)

کا پڑھنا بھی سنت مؤکدہ ہے۔

(14) دورانِ تلاوت جب ایک سورت مکمل ہوجائے تو دوسری سورت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم) کو نہ پڑھا جائے لیکن تسمیہ (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) کو پڑھنا چاہیے مثلاً کوئی شخص جب سورۂ فاتحہ پڑھ لے اور پھر اس کے بعد سورۂ بقرہ کو پڑھنا چاہے تو "الضَّآلِّیْنَ" کے بعد تعوذ پڑھے بغیر صرف تسمیہ پڑھے اور "الٓمّٓ" سے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کردے۔

(15) اگر کوئی شخص سورۂ انفال سے بھی پہلے سے تلاوت کر رہا ہو یا پھر پارہ نمبر ۹ سے سورۂ انفال کی تلاوت شروع کرے اور اس سورت کے پورا ہونے کے بعد، دورانِ تلاوت، سورۂ توبہ آجائے تو پھر سورۂ توبہ کے آغاز پر رُک کر تسمیہ بھی نہ پڑھی جائے بلکہ سورۂ انفال کو مکمل کر کے سورۂ توبہ کو پڑھنا شروع کردے۔

(16) اگر کوئی شخص تلاوت کا آغاز ہی سورۂ توبہ سے کر رہا ہے تو پھر اُسے تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ دونوں پڑھنی چاہییں۔

(17) قرآن کریم کے بعض نسخے ایسے دیکھے گئے ہیں جن میں سورۂ توبہ کے حاشیے پر یہ جملہ لکھا ہوتا ہے "اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ الْکُفَّارِ وَمِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ" اوراس جملے کی تحریر سے مراد یہ ہوتی ہے کہ سورۂ توبہ کے پڑھنے سے پہلے اس جملے کو پڑھا جائے ،اس جملے کی کوئی اصل کتاب وسنت یا آئمہ مجتہدین کے ہاں نہیں ملتی اس لیے یہ جملہ نہ تو سورۂ توبہ کے آغاز میں چھاپنا چاہیے، نہ ہی یہ جملہ سورۂ توبہ کے حاشیے پر لکھنا چاہیے اور نہ ہی سورۂ توبہ کی تلاوت سے پہلے اس جملے کو پڑھنا چاہیے۔قرآن کریم کے حاشیے میں یہ جملہ بڑھانا گویا کہ اپنی طرف سے ایک اضافہ کرنا ہے جو کہ بڑے گناہ کی بات ہے۔

(18) اگر کوئی شخص تلاوت کرتے ہوئے قرآن کریم کا تلفظ زبان سے نہ کرے، ہونٹ بند کر کے، صرف دل ہی دل میں ،نظر سے، پڑھتا رہے تو یہ تلاوت نہ ہوگی۔تلاوت کے لیے زبان اور ہونٹوں سے تلفظ کرنا تا کہ زبان اور ہونٹوں میں حرکت پیدا ہو یہ فرض ہے۔

(19) تلاوت اونچی آواز سے کرنا مستحب اور بہتر ہے مگر کسی شخص کو ریا کاری کا خدشہ ہو یا تلاوت کی آواز بلند ہونے سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہو مثلاً کسی کی نیند خراب ہوتی ہو یا کسی مریض کو تکلیف پہنچتی ہو یا اس بلند آواز کی وجہ سے لوگ پریشان ہوتے ہوں تو پھر تلاوت اونچی آواز سے کرنا حرام اور آواز کو آہستہ رکھنا فرض ہے۔ان تمام صورتوں میں بلند آواز سے تلاوت کرنے والا گنہگار ہوگا۔حضرت رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری تلاوت تو اپنے رب سے سرگوشیاں کرنا ہے سو تم قرأت میں نہ تو ایک دوسرے کو تکلیف پہنچاؤ اور نہ ہی کوئی شخص، دوسرے شخص کے مقابلے میں اپنی آواز کو بلند کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آج کل مختلف مقامات مثلاً دکانوں ، مکانوں یا مساجد وغیرہ میں

تلاوت قرآن کی کیسٹس جو اونچی آواز میں لگادی جاتی ہیں تو یہ کام درست نہیں۔اس فعل سے بچنا نہایت ضروری ہے اور انہیں خدشات کے پیش نظر بعض فقہائے کرام رحمہم اللہ نے تلاوت آہستہ آواز میں کرنے کو بہتر اور افضل لکھا ہے۔

(20) جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں وہاں اونچی آواز سے تلاوت کرنا حرام ہے تلاوت کرنے والا شخص گناہ گار ہوگا جو لوگ اپنی مصروفیات کی وجہ سے اس وقت تلاوت نہیں سن سکتے، ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(21) دورانِ تلاوت جن آیات میں جہنم کا ذکر آئے تو وہاں رُک کر اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا، جب جنت کا ذکر آئے تو وہاں رُک کر اس میں داخلے کے لیے دعا مانگنا، جب اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی آیات آئیں تو وہاں رُک کر اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنا یا جن آیات کے بعد ان کے جوابات مختلف احادیث وروایات میں آئے ہیں انہیں پڑھنا مستحب ہے۔مثلاً

(۱)حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم دوران تلاوت (نفل نماز میں) جب ان آیات کی تلاوت کرتے جن میں جہنم کا ذکر ہے تو یہ دعا مانگتے "اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، وَيْلٌ لِّاَهْلِ النَّارِ" (میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اور اہل جہنم کے لیے بربادی ہے) اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ

(۲)جب تم میں سے کوئی (پ:۲۹،سورۃ القیامہ:۷۵،کی آخری آیت:۴۰) اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِ َ الْمَوْتٰى (کیا وہ اس بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کردے؟) پڑھے تو اسے چاہیے کہ اس کے بعد بَلٰى (کیوں نہیں (یقیناً، وہ قدرت رکھتا ہے)) پڑھے۔

چنانچہ ایک روایت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آتا ہے کہ وہ جب بھی یہ آیتِ کریمہ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِ َ الْمَوْتٰى (پ:۲۹،سورۃ القیامہ:۷۵،کی آخری آیت:۴۰) پڑھتے تھے تو اس کے بعد کہتے تھے کہ "سُبْحَانَكَ فَبَلٰى" (اے اللہ آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، سو کیوں

نہیں (یقیناً آپ قدرت رکھتے ہیں) لوگوں نے ان سے دریافت کیا کہ وہ یہ جملہ کیوں کہتے ہیں تو انہوں نے بتایا کہ میں نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تلاوت کے بعد یہی جملہ سنا ہے۔

(۳) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی (پ:۲۹، سورۂ المرسلت: ۷۷، کی آخری آیت: ۵۰) فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ (سواس کے بعد کون سی بات ہے جس پہ وہ ایمان لائیں گے؟) پڑھے تو اسے چاہیے کہ کہے "آمَنَّا بِاللّٰہِ" (ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے)۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (پ:۳۰، س:۸۷، آیت:۱) (اپنے پروردگار کی تسبیح بیان کرو، جس کی شان سب سے بلند ہے) پڑھتے تو اس کے بعد بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" (میرا پروردگار ہر عیب سے پاک، بلند شان والا ہے)

(۵) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی (پ:۳۰، سورۂ التین: ۹۵ آیت: ۸، یعنی سورۂ التین کی آخری آیت) اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ (کیا اللہ تعالیٰ تمام حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران نہیں ہے؟) پڑھے تو اُسے چاہیے کہ اس کے بعد کہے "بَلٰی، وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ" (کیوں نہیں، میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام حکمرانوں سے بڑھ کر حکمران ہے۔)

سوان تمام مقامات پر نفلی نماز میں یا نفلی نماز کے علاوہ بھی، دوران تلاوت اس مقام پر رُک کر، اِن جوابات کو پڑھنا (جو کہ مندرجہ بالا روایات میں آئے ہیں) مستحب ہے۔

(22) جب قرآن کریم کی تلاوت مکمل ہو جائے اور پڑھنے والا سورۂ ناس کی تلاوت کر لے تو پھر اس آخری سورۃ کے بعد قرآن کریم دوبارہ شروع کر کے سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی

ابتدائی آیات وَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک تلاوت کر لینا مستحب ہے۔

(23) موسم گرما میں صبح اشراق کے بعد قرآن کریم کو مکمل کرنا اور موسم سرما میں مغرب کے بعد قرآن کریم کا مکمل کرنا افضل ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص رات کے ابتدائی حصے میں قرآن ختم کرے تو فرشتے اس رات کی صبح تک اور اگر وہ دن کے ابتدائی حصے میں قرآن ختم کرے تو فرشتے اس دن کی شام تک، اس بندے کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا مانگتے رہتے ہیں۔ چونکہ گرمیوں میں دن طویل اور سردیوں میں راتیں طویل ہوتی ہیں اس لئے ختم قرآن کے واسطے یہ اوقات مستحب ہیں تاکہ فرشتوں کی دعاء میں قرآن کریم پڑھنے والے کو زیادہ سے زیادہ حصہ ملے۔

(24) جتنی بھی تلاوت کرنی ہو اُسے شروع کرنے کے بعد مکمل کرنے تک کے دوران، کسی اور کام میں مشغول نہ ہونا بہتر ہے۔

(25) سال میں دو مرتبہ پورے قرآن کریم کی تلاوت اس طرح کرنا کہ دونوں مرتبہ پورا ہو جائے، یہ سنت مؤکدہ ہے۔

(26) قرآن کریم کو پڑھ کر اس طرح بھلا دینا کہ پھر دیکھ کر بھی تلاوت نہ کر سکے یہ گناہ کبیرہ ہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کو پڑھ کر بھلا دے وہ قیامت میں اللہ کے سامنے اس حال میں پیش ہو گا کہ اُسے کوڑھ کا مرض ہو گیا ہوگا۔ (والعیاذ باللّٰہ)

(27) سال بھر میں وہ راتیں جن میں جاگ کر عبادت کرنا مستحب ہے جیسے شب برأت، لیلۃ القدر یا ماہ ذی الحج کی ابتدائی دس راتیں، ان میں نوافل پڑھنے سے، قرآن کریم کی تلاوت کرنا زیادہ ثواب کی بات ہے اور سب سے زیادہ اچھی اور قابلِ ثواب بات یہ ہے کہ نوافل ہی میں لمبی

تلاوت کی جائے۔

(28) قرآن کریم کی کسی آیت کو موسیقی کے ساتھ گانا یہ کفر کی حرکت ہے۔

(29) کسی کافر کو اس اُمید پر قرآن حکیم پڑھانا یا اُسے تحفے میں دینا کہ وہ اسلام قبول کرلے گا یا اُسے ہدایت کی توفیق مل جائے گی، درست ہے لیکن اگر کسی کافر نے قرآن کریم کو چُھونا ہو تو یہ ضروری ہے کہ وہ غسل کرے۔

(30) عورتوں کا کسی نابینا غیر محرم مرد سے قرآن کریم پڑھنے سے بہتر ہے کہ وہ کسی عورت سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرے۔

(31) موجودہ زمانے میں تعلیم قرآن کریم پر معلم کا اجرت لینا تمام فقہاء کے نزدیک جائز ہے۔

مندرجہ بالا تمام مسائل کے حوالہ جات کیلئے ملاحظہ ہو:۔

(١) رد المختار، کتاب الصلوٰۃ،باب صفة الصلوٰۃ ، فروع فی القرأة خارج الصلوة.

(٢) الفتاویٰ التاتار خانیه، کتاب الصلوٰۃ الفرائض، فصل فی القراء ة، الفصل السادس عشر.

(٣) الفتاویٰ الهندیه، کتاب الکراهیة، الباب الرابع فی الصلوة و التسبیح و قراء ة القرآن.

(٤) حلبی کبیر، تتمات فیما یکره من القرآن فی الصلوة ومالا یکره.

(٥) اعلاء السنن، ابواب القراء ة ، باب ماجاء فی بعض آداب التلاوة.

والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

☆......☆......☆

قرآن حکیم کی کون کون سی سورتوں یا آیات کی ہر مسلمان کو روزانہ تلاوت کرنی چاہیے؟

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بار بار یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے بندے اُس کو یاد کریں اور اس کا ذکر کریں۔ کیوں یاد کریں؟ اس لیے کہ انسان اپنے وجود اور ضروریات زندگی سے لے کر موت اور تنعمّات تک کی ہر ہر چیز میں اپنے مالک کا محتاج ہے۔ ہر طرح کے نفع کے لیے اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ اور ہر مصیبت اور تکلیف سے بچنے کے لیے اسی کے سامنے رو دیتا ہے۔ ہر مشکل پر اُسی کا دردولت کھٹکھٹاتا ہے اور ہر خوشی پر دل بار بار اُسی کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے۔ سو جس مالک کے ساتھ تمام منافع، محبتیں اور شکر وابستہ ہوں، چاہیے کہ ہر ہر لمحہ اسی کی یاد میں گذرے اور چاہیے تو یہ کہ ہر بن مو، اُسی کا ذکر کرے لیکن انسان غافل ہے، بھول جاتا ہے، کئی کئی مرتبہ بھول جاتا ہے اور بھولتا بھی کس کو ہے، اُس ذات کو جسے یاد رکھے بناں کوئی چارہ نہیں۔

بہ طرف دگر، اس ذات والا صفات کا احسان بھی اور وسعت کرم بھی دیکھیے کہ اس ناشکرے انسان کی بھول اور غفلت سے درگذر کرتے ہوئے، پھر بلاتی ہے اور کہتی ہے کہ مجھے یاد کرو اور کثرت سے یاد کرو کہ اسی میں تمہارا فائدہ ہے تمہاری بندگی کی شان اسی میں ہے اور میری یاد ہی، تمہاری یاد کو بقا اور روح کو شفا بخشے گی۔

پھر سوال یہ بھی اٹھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کریں تو کیسے؟ ذکر کی بھی تو کئی ایک قسمیں ہیں، مثلاً نماز پڑھنا

بھی ذکر ہے، اسی کی یاد ہے۔ درود شریف کا پڑھنا بھی اسی کا ذکر ہے، تسبیحات، دعا، استغفار، روزہ، حج سبھی اس کے ذکر اور یاد کی شانیں ہیں، تو جواب یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد کیوں نہ وہ ذکر کریں اور ان الفاظ کے ذریعے یاد کریں، جو ذکر اور الفاظ خود اسے سب سے زیادہ پسند ہیں، چنانچہ وہ ذکر ہے ''تلاوتِ قرآن حکیم'' حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی لیے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی روزانہ رات کو سونے سے پہلے قرآن حکیم کی کوئی سی صرف (۱۰) دس آیات پڑھ لے، تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں غافل شمار نہیں کیا جائے گا۔

اس کے ہاں انسان غافل شمار نہ ہو اور روزانہ انسان کا تذکرہ وہاں ہوتا رہے، کتنا آسان اور سادہ سا نسخہ ہے کہ روزانہ رات کو صرف دس آیات کی تلاوت کرلیا کرے۔ اِسی لیے خود حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم برابر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اور پھر انہی کے واسطے سے اپنی اس اُمت کو بار بار یہ تلقین فرماتے ہیں کہ رات کو سونے سے پہلے، ان ان سورتوں یا ان ان آیات کو پڑھ کر ہی سونا تا کہ تم غفلت سے دور رہو اور ہر لمحہ، ہر وقت اور ہر رات رحمت وعنایات خدواندی کا مورد بنے رہو تمہارا شمار اطاعت شعاروں میں ہو نہ کہ غافلین میں۔

ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص روزانہ رات کو ایک سو آیات پڑھ کر سوئے گا اس کا شمار عبادت گذار بندوں میں ہوگا۔ اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ روزانہ مغرب کے بعد سے لے کر رات کو سونے سے پہلے تک، قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ حصہ تو ہمت کر کے، تلاوت کر ہی لے تا کہ دنیا کی تکالیف ومصائب سے نجات، حسن خاتمہ، قبر کی روشنی، آخرت میں حساب وکتاب کے مراحل بخوبی طے ہونے اور پروردگار عالم کے غضب سے نجات اور حفاظت کا سامان جمع ہوتا رہے۔

تلاوت کے بارے میں شریعت کا یہ مسئلہ ــ جس سے عام طور پر لوگ بے خبر ہیں ـــ یاد رکھنا چاہیے کہ ہر عاقل وبالغ مرد وعورت کے لیے زندگی کے ہر سال میں، پورے قرآن کریم کو، دو مرتبہ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔ اگر کوئی شخص یہ عادت بنالے کہ ہر سال دو مرتبہ قرآن کریم پورا نہ پڑھے، تو یہ سنت مؤکدہ

ترک کرنے کی وجہ سے وہ مسلمان مرد وعورت شدید گنہگار ہوگا۔
ایسے ہی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی کچھ سورتوں کی نشاندہی فرمائی ہے کہ انہیں ہر ہفتے یعنی جمعہ کے دن یا رات میں پڑھ لینا چاہیے اور کچھ ایسی سورتیں بھی ارشاد فرمائی ہیں کہ جن کی تلاوت روزانہ رات کو سونے سے پہلے کر لینی چاہیے اور یہ بھی ہوا ہے کہ آپ بنفس نفیس خود بھی رات، آرام فرمانے سے پہلے ان سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

رات کو سونے سے پہلے پڑھنے والی سورتیں

نمبر شمار	پارہ	سورت	کیفیت
1	15	سورۂ بنی اسرائیل	ایک مرتبہ
2	24	سورۂ زمر	ایک مرتبہ
3	مسبحات سبعه	ازسورۂ بنی اسرائیل تا سورۂ اعلیٰ	ایک مرتبہ
4	21	سورۂ الم السجده	ایک مرتبہ
5	22	سورۂ یٰسٓ	ایک مرتبہ
6	25	سورۂ دخان	ایک مرتبہ
7	27	سورۂ واقعه	ایک مرتبہ
8	29	سورۂ ملك	ایک مرتبہ
9	30	سورۂ زلزله	دو مرتبہ
10	30	سورۂ تکاثر	سات مرتبہ

11	30	سورۂ کافرون	چار مرتبہ
12	30	سورۂ نصر	چار مرتبہ
13	30	سورۂ اخلاص	تین مرتبہ
14	30	سورۂ فلق	تین مرتبہ
15	30	سورۂ ناس	تین مرتبہ

اس لیے ہر مسلمان کو روزانہ

(۱،۲)سورۂ بنی اسرائیل :۱۷،پ:۱۵ اورسورۂ زمر:۳۹،پ:۲۴، کی تلاوت کر کے سونا چاہیے حضرت اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس وقت تک بستر پر تشریف نہ لاتے تھے جب تک کہ سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کی تلاوت نہ کر لیتے تھے۔[۱]

(۳)مُسَبِّحَاتُ سبعه، قرآن حکیم میں سات سورتیں ایسی ہیں جن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے ہوتا ہے۔ان ساتوں سورتوں کی پہلی آیت کا پہلا لفظ ہی ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ہرعیب سے پاک ہونے اور اُس ذات اقدس کے بےعیب ہونے کا ذکر ہے۔مندرجہ ذیل نقشے سے قرآن کریم میں ان ساتوں سورتوں کو آسانی سے تلاش کیا جاسکتا ہے اور ان کی آیات کی تعداد بھی دیکھی جاسکتی ہے تاکہ ان کی تلاوت کرنے والا انسان ان آیات کا اندازہ لگا کر اپنی فرصت

---

[۱] عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه و سلم قال : " من قرأثلاث آيات من أول الكهف عصم من فتنة الدجال ".(سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الكهف، رقم الحديث : ٢٨٨٦، ص :٧٩٨).

کے وقت کے مطابق ان سورتوں کو پڑھنے یا نہ پڑھنے کا فیصلہ کر سکے۔

مُسَبِّحَاتُ سبعه

(وہ سات سورتیں جن کا آغاز اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے ہوتا ہے)

نمبر شمار	سورت	پارہ	آیات
1	بنی اسرائیل	15	111
2	الحدید	27	29
3	الحشر	28	24
4	الصف	28	14
5	الجمعه	28	11
6	التغابن	28	18
7	الاعلیٰ	30	19

مندرجہ بالا نقشے پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان مُسَبِّحَاتُ سبعه میں سے

پہلی سورت، سورۂ بنی اسرائیل:١٦، پ:١٥، ہے اور اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں سبحن الذی (پاک ہے وہ ذات)

دوسری سورت، سورۂ حدید :٥٧، پ:٢٧ ہے اور اس کا آغاز سبح لله (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کی) سے ہوتا ہے۔

تیسری سورت، سورۂ حشر:٥٩، پ:٢٨ ہے اور اس کا آغاز بھی سبح للّٰه (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کی) سے ہوتا ہے۔

چوتھی سورت، سورۃ الصّف:٦١،پ:٢٨ ہے اوراس کا آغاز بھی سبح للّٰہ (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کی) سے ہوتا ہے۔

پانچویں سورت، سورۂ جمعہ :٦٢،پ:٢٨ ہے اوراس کا آغاز بھی یسبح للّٰہ (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بھی بیان کرتے ہیں) سے ہوتا ہے۔

چھٹی سورت، سورۂ تغابن : ٦٤،پ:٢٨ ہے اوراس کا آغاز بھی یسبح للّٰہ (اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں) سے ہوتا ہے۔

ساتویں سورت، سورۂ اعلی :٨٧،پ:٣٠ ہے اوراس کا آغاز سبح اسم ربك الاعلی (اپنے پروردگار کی پاکیزگی بیان کیجیے جس کی شان سب سے اونچی ہے) سے ہوتا ہے۔

یہ ساتوں سورتیں ''مُسَبِّحَاتُ سبعه'' کہلاتی ہیں۔

انسان کو چاہیے کہ رات کو سونے سے پہلے ان ساتوں سورتوں کو پڑھ کر سویا کرے۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کو سونے سے پہلے ان ساتوں سورتوں کو پڑھ کر، آرام فرمایا کرتے تھے۔اور یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ان ''مُسَبِّحَاتُ سبعه'' میں ایک آیت کریمہ ایسی ہے جس کا پڑھنا، قرآن کریم کی ایک ہزار آیات کے پڑھنے سے بہتر ہے۔[1]

یہ آیت کون سی ہے؟ اس کے بارے میں مختلف علماء کی مختلف آراء ہیں لیکن ہمت کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ اس ایک آیت کی جستجو کی بجائے ان ''مُسَبِّحَاتُ سبعه'' کو روزانہ رات کو پڑھنے کا معمول بنالیں تاکہ اُس آیت کریمہ کی برکات اور ثواب کو بھی حاصل کریں اور اس ایک آیت

[1] عن عرباض بن سارية، أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل أن يرقد، وقال : " إن فيهن آية أفضل من ألف آية" .(سنن أبي داود، أبواب النوم، باب ما يقال عند النوم، رقم الحديث : ٥٠١٨، ص : ٣٧٤).

کے علاوہ بقیہ تلاوت کا ثواب بھی پائیں۔

(۴)**سورۂ الم السجدہ:۳۲، پ:۲۱**، کی تلاوت کرکے سونا چاہیے خیال رہے کہ قرآن حکیم میں دو سورتیں ایسی ہیں جن کا نام ''السجدہ'' ہے۔ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی سورت تو''الم تنزیل الکتب لاریب فیه من رب العلمین'' کی آیات سے شروع ہوتی ہے اور پ:۲۱ میں آئی ہے اس سورت کا نمبر شمار ۳۲ ہے۔اس سورۂ مبارکہ کی آیت:۱۵، آیت سجدہ ہے اور اس سورت کا مکمل نام سورہ الم السجدہ ہے۔جب کہ دوسری سورت حم تنزیل من الرحمن الرحیم کی آیات سے شروع ہوتی ہے اور پ:۲۴ میں آئی ہے۔اس سورت کا نمبر شمار ۴۱ ہے۔اس سورۂ مبارکہ کی آیت:۳۸، آیت سجدہ ہے اور اس سورت کا نام سورہ حم السجدہ ہے۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کو آرام فرمانے سے پہلے جس سورۃ السجدہ کی تلاوت اور سجدۂ تلاوت ادا کرکے سوتے تھے وہ یہی پہلی سورت الم السجدہ:۳۲ ہے جس کی ابتدائی آیات الـــم تنزیل الکتب لاریب فیه من رب العلمین ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت سنن الترمذی اور سنن النسائی وغیرہ کتب حدیث میں آئی ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اس وقت تک آرام نہیں فرماتے تھے جب تک کہ آپ سورت الم السجدہ:۳۲ اور سورۃ الملک:۶۷ کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔[۱]

اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان دونوں سورتوں کو تلاوت کرلیا کرے۔ ان دونوں سورتوں کو ملا کر پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کوئی شخص ان دونوں سورتوں کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے ستر نیکیاں عطا کریں گے، اس کے ستر گناہ معاف ہوں گے

۱؎ عن جابر: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ، ﴿الم، تنزيل﴾ (السجدة)، و ﴿تبرك الذى بيده الملك﴾ (الملك). (سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الملك، رقم الحديث: ۲۸۹۲، ص: ۷۹۹)

اور اس شخص کے ستر درجے بلند کیے جائیں گے۔[1]

اس روایت میں جو ثواب بیان کیا گیا ہے، اصول اور قاعدے کے مطابق وہ ثواب حضرت کعب رضی اللہ عنہ باوجود صحابی ہونے کے خود سے متعین نہیں کر سکتے تھے کیونکہ کسی بھی عمل پر ثواب کی مقدار بتانا یا متعین کرنا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے نہ کہ کسی اور ہستی کا، حتیٰ کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہ منصب نہ تھا کہ وہ کسی سورت، آیت یا عمل کا ثواب خود سے متعین فرما سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے وحی کے ذریعے انہیں ثواب یا درجات کی کمی بیشی کی اطلاع دی جاتی تھی اور پھر وہ اُمت کو اس سے آگاہ کرتے تھے اس اصول کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو ان دونوں سورتوں کے پڑھنے پر ستر نیکیوں کی بشارت، ستر گناہوں کی معافی اور ستر درجات کی بلندی کی جو اطلاع دی گئی ہے وہ یقیناً حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ انہوں نے یہ بات حضرت رسالت مآب صلی اللہ سے سنی ہوگی اور اسی کو بیان فرمایا ہوگا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس طرح کی باتیں خود سے بیان نہیں فرمایا کرتے تھے۔

دوسری بات یہ بھی خیال میں رہنی چاہیے کہ عربی زبان میں ستر کا عدد کسی چیز کی کثرت کے لیے محاورۃً بھی استعمال ہوتا ہے۔ یعنی عرب ستر بول کر ستر کا عدد ہی مراد نہیں لیتے تھے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ بے شمار۔ جیسے اردو محاورے میں بیسوں کا لفظ بیس کے معنی میں نہیں بلکہ بے شمار، ان گنت اور بہت سے، کے معنی میں بطور عدد استغراقی استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اس حدیث کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص روزانہ رات کو سونے سے پہلے ان دونوں سورتوں کو پڑھے گا اسے بے شمار نیکیاں ملیں گی، ان گنت گناہ معاف ہوں گے اور درجات میں لاتعداد اضافہ ہوگا۔ اتنے کثیر انعامات کی عطا پر، کچھ روشنی اس روایت سے بھی پڑتی ہے جو کہ امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''مسند الدارمی'' میں تحریر فرمائی

---

[1] عن كعب قال: «من قرأه ﴿الم (١) تنزيل﴾ [السجدة : ١-٢] ، و ﴿تبرك الذى بيده الملك وهو على كل شيءٍ قدير﴾[الملك:١] ، كتب له سبعون حسنة ، وحط عنه بها سبعون سيئة ، ورفع له بها سبعون د رجة.(سنن الدارمي، باب فى فضل سورة تنزيل السجده وتبارك، رقم الحديث:٣٤٥٢، ج:٤، ص:٢١٤٤).

ہے۔؟ان کی لکھت کے مطابق حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ اس سورۂ مبارکہ (الم السجدہ:۳۲) کے پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ یہ سورت عذاب قبر سے نجات دیتی ہے۔ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے، جب قبر میں اس کا حساب و کتاب شروع ہوتا ہے تو یہ سورت عذاب قبر سے جھگڑتی اور اسے روکتی ہے کہ اس میت کو عذاب قبر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتی ہے کہ اے اللہ اگر میں واقعی آپ کی کتاب (قرآن کریم) ہی کی ایک سورت ہوں تو میری سفارش، اس میت کے لیے قبول فرمالیں (اسے عذاب قبر نہ دیں) اور اگر میں واقعی آپ کی کتاب (قرآن کریم) میں سے نہیں ہوں تو پھر آپ مجھے اپنی کتاب سے مٹا دیں۔

پھر یہ سورۂ مبارکہ ایک پرندے کی شکل اختیار کر کے اس میت پر اپنے پَروں سے سایہ کر لیتی ہے۔ اور عذاب قبر اس سورت کے پڑھنے والے سے پلٹ جاتا ہے۔[1]

حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ ہی کی دوسری روایت میں آتا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ان تک یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص ہمیشہ اس سورۂ الم السجدہ: ۳۲ کی تلاوت کثرت سے کرتا تھا اور اس کے مقابلے میں قرآن حکیم کی باقی سورتیں کم پڑھا کرتا تھا اور بہت گنہگار بھی تھا۔ پھر جب موت آئی تو اس سورت نے اپنے پروں کے سایے میں اُس گنہگار شخص کو لے لیا۔ اور عرض کرنے لگی کہ اے اللہ یہ شخص ہمیشہ میری ہی تلاوت زیادہ کیا کرتا تھا۔ سو آج میری سفارش اس کے حق میں قبول فرمالیں۔ (اور اسے معاف فرمادیں، عذاب نہ دیں) اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ میرے فرشتو! اچھا تو پھر میرے بندے کے جتنے گناہ ہیں، انہیں نیکیوں میں تبدیل کر دو۔ اور جنت میں اس کے درجوں کو بہت

---

[1] أن خالد بن معدان قال : ان ﴿الم (١) تنزيل الكتب لا ريب فيه من رب العلمين﴾ [السجدة:١،٢] تجادل عن صاحبها في القبر تقول : اللهم ان كنت من كتابك ، فشفعني فيه ، وان لم أكن من كتابك ، فامحني عنه ، وانها تكون كالطير تجعل جناحها عليه ، فشفع له ، فتمنعه من عذاب القبر.(مسند الدارمي ، باب فى فضل سورة تنزيل السجدة وتبارك ، رقم الحديث: ٣٤٥٣، ج:٤، ص:٢١٤٤).

بڑھادو۔[1]

یہی وجہ تھی کہ حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ رات کو سونے سے پہلے ان دونوں سورتوں (الم السجدہ:۳۲ اور سورۃ الملك:٦٧) کی تلاوت کرکے سوتے تھے۔

ان دونوں سورتوں کو جو ملا کر پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے محفوظ کردیتی ہیں۔اور قبر کا عذاب ہے ہی اتنا شدید کہ ہر مومن کو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے اور جہاں تک ہوسکے اس سے اپنے بچاؤ کا بندوبست کرتا رہے۔اس عذاب سے بچنے کی یہ بہت عمدہ صورت ہے کہ انسان روزانہ رات کو سونے سے پہلے اس سورۂ مبارکہ (الم السجدہ:۳۲) کی تلاوت کرلیا کرے۔

(۵) سورۂ یٰسٓ :۳٦، پ:۲۲، کی تلاوت روزانہ صبح یا رات کو سونے سے پہلے کرنی چاہیے۔
حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ، جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور ایک جلیل القدر تابعی ہیں، ان کی روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یٰسٓ کو دن کے ابتدائی حصے میں (یعنی بالکل صبح کے وقت) پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات زندگی کو پورا فرمائے گا۔[2]

---

[1] عن خالد بن معدان قال : اقرؤوا المنجية ، وهي ﴿الم (١) تنزيل﴾[السجدة : ١-٢] فانه بلغني أن رجلا كان يقروها ما يقرأ شيئاً غيرها وكان كثيرا الخطايا ، فنشرت جناحها عليه وقالت : رب اغفرله فانه كان يكثر قراءتي ، فشفعها الرب فيه ، وقال : اكتبو له بكل خطيئة حسنة ، وارفعو له درجة.(مسند الدارمي ، باب في فضل سورة تنزيل السجدة ، رقم الحديث : ٣٤٥١، ج:٤، ص: ٢١٤٤،)

[2] عن عطاء بن أبي رباح قال : بلغني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : من قرأ ﴿يس﴾ فى صدر النهار قضيت حوائجه. (سنن الدارمي : كتاب فضائل القرآن ' باب فى فضل ﴿يس﴾ رقم الحديث:٣٤٦١' ج : ٤' ص : ٢١٥٠)

اور حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرے، اور اس کی نیت یہ ہو کہ اس سورت (یٰسٓ) کی تلاوت سے اللہ تعالیٰ اس پڑھنے والے سے راضی اور خوش ہو جائیں، تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔[1]

اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ روزانہ صبح تڑکے یا پھر رات کو سونے سے پہلے اس مبارک سورت، سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرلیا کرے۔

اس سورت کے اور بھی بہت سے فضائل صحیح احادیث میں آئے ہیں اور اسی وجہ سے علماء کرام کا کہنا ہے کہ زندگی میں جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو بار بار سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرنی چاہیے اور کسی بھی شخص کے مرنے کے وقت بھی اس کے پاس سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کرنی چاہیے تاکہ اس آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکتیں اس شخص پر نازل ہوں، موت اور آخرت کی منزل اس کے لیے آسان ہو۔

(۲) سورۂ دخان: ۴۴، پ: ۲۵، روزانہ رات کو سونے سے پہلے اس سورت کی تلاوت بھی کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نیک بندے اور بندیاں ایسی ہیں جو خاص طور سے، سونے سے پہلے، اس مبارک سورت کو ضرور پڑھ لیتے ہیں کیونکہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رات کو سورۂ یٰسٓ پڑھ لی صبح تک اس کی بھی بخشش ہو جائے گی[2] اور جس شخص نے رات کو سورۂ

---

[1] عن جندب رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم "من قرأ یس فی لیلۃ ابتغاء وجہ اللّٰہ غفر لہ". (صحیح ابن حبان: کتاب الصلاۃ، ذکر استحباب قرائۃ سورۃ یس، رقم الحدیث: ۲۵۷۴، ص: ۷٤٦)

[2] عن الحسن سمعت أبا هريرة يقول: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: " من قرأ ﴿يس﴾ في ليلة أصبح مغفورا له ". (مسند أبي يعلى الموصلي، رقم الحديث: ٦٢٢٤، ج: ١١، ص: ٩١)

دخان پڑھ لی صبح تک اس کے لیے لاتعداد فرشتے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔[1]

(۷) **سورۂ واقعہ:۵۶،پ:۲۷**، روزانہ رات کو مغرب کے بعد یا پھر عشاء کے بعد، بہرحال سونے سے پہلے اس کی تلاوت بھی کرنی چاہیے اور فائدہ یہ ہے کہ ایسا شخص فقر وفاقہ سے محفوظ رہتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرے گا اس کی زندگی میں کبھی فقر وفاقہ نہیں آئے گا۔

چنانچہ اسی حدیث کی بناء پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو یہ فرما دیا تھا کہ وہ روزانہ رات کو سورۂ واقعہ کی تلاوت کرلیا کریں اور ان کی صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن روزانہ رات کو اس مبارک سورت کو پڑھ لیتی تھیں۔[2]

ہمارے اس دور میں عوام کی اکثریت رزق کی تنگی میں مبتلا ہے۔ اور اس مصیبت کو دور کرنے کے لیے لوگ طرح طرح کے وظیفے پڑھتے، اپنے بزرگوں سے تعویذ لیتے اور دکانوں پر مختلف آیات اور طلسمات لٹکاتے ہیں، کاش کہ وہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اس وظیفے پر عمل کر لیتے اور اس مصیبت سے نجات پاتے۔ جو وظیفہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خود بتائیں کیا دنیا میں ان سے بڑھ کر بھی کوئی بابرکت وظیفہ یا تعویز ہوسکتا ہے؟

(۸) **سورۂ ملک:۶۷،پ:۲۹**، کو روزانہ رات کو سونے سے پہلے ضرور پڑھنا چاہیے صحیح احادیث

---

[1] عن أبي هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم " من قرأ حم الدخان فى ليلة أصبح يستغفر له سبعون ألف ملك". (سنن الترمذى، باب: ماجاء فى فضل ﴿حم﴾ الدخان، كتاب فضائل القرآن، رقم الحديث: ۲۸۸۸، ص:۷۹۸).

[2] عن ابن مسعود قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم " من قرأ سورة الواقعة فى كل ليلة لم يصبه فاقة أبدا " و كان بن مسعود يأمر بناته (يقرأنها) كل ليلة . (شعب الايمان للبيهقي' باب فى تعظيم القران ' فصل في فضائل السور والآيات' رقم الحديث : ۲٤۹۹' ج : ۲ ' ص : ٤۹۲).

میں آیا ہے کہ جو شخص بھی روزانہ رات کو سونے سے پہلے یعنی عشاء کے بعد اس سورۂ مبارکہ کو پابندی سے پڑھتا رہے گا، قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

سنن ترمذی کی روایت میں ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

''یہ سورت (سورۂ ملك) تو قبر کے عذاب کو روک دیتی ہے، یہ تو نجات دے دیتی ہے (کچھ سمجھے کس چیز سے نجات دے دیتی ہے؟) یہ تو قبر کے عذاب سے نجات دے دیتی ہے۔[1]

خود حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اس سورت کو پڑھنے کا ایسا اہتمام فرماتے تھے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں آتا ہے کہ آپ رات کو اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک کہ یہ سورت (سورۂ ملك) اور سورۃ الٓمّ تنزیل (پ:۲۱،سورۃ : السجدہ:۳۲) کی تلاوت نہیں فرما لیتے تھے۔[2]

(۹) **سورۂ زلزلہ:۹۹، پ:۳۰**، جو کہ ''اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا'' سے شروع ہوتی ہے، رات کو سونے سے پہلے اس کی تلاوت بھی کرنی چاہیے۔اس سورت کی کل آٹھ (۸) آیات ہیں لیکن ان (۸) آیات کو پڑھنے کا ثواب آدھے قرآن یعنی (۱۵) پاروں کے پڑھ لینے کے ثواب

[1] عن ابن عباس قال : ضرب بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم خباء ه على قبر وهو لا يحسب انه قبر، فإذا فيه إنسان يقرأ سورة تبارك الذى بيده الملك حتى ختمها، فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال : يا رسول اللّه، إني ضربت خبائي على قبر وأنا لا أحسب أنه قبر ' فإذا فيه إنسان يقرأ سورة تبارك الملك حتى ختمها. فقال رسول اللّه صلى الله عليه وسلم : "هي المانعة، هي المنجية تنجيه من عذاب القبر".(سنن الترمذي ، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الملك، رقم الحديث : ۲۸۹۰، ص : ۷۹۹)

[2] عن جابر : أن النبي صلى الله عليه وسلم كان لا ينام حتى يقرأ، ﴿الم ، تنزيل﴾ (السجدة)، و ﴿تبرك الذى بيده الملك﴾ (الملك) .(سنن الترمذي ، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الملك، رقم الحديث : ۲۸۹۲، ص : ۷۹۹)

کے برابر ہے۔حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ قرآن حکیم کی مختلف سورتوں کے فضائل بیان فرمائے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ "اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا" والی سورت کا ثواب آدھے قرآن کے برابر اور "قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" والی سورت کا ثواب ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔[1]

مطلب یہ ہوا کہ جو شخص سورۂ زلزلہ پڑھے گا تو وہ آدھا قرآن پڑھنے کے برابر ثواب پائے گا اور جو شخص سورۂ کافرون کی تلاوت کرے گا اسے تقریباً ساڑھے سات پاروں کے بقدر، پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

(۱۰)**سورۂ تکاثر:۱۰۲،پ:۳۰**،روزانہ رات کو سونے سے پہلے اس کی تلاوت بھی کرنی چاہیے۔اس سورۂ مبارکہ کی کل آٹھ (8) آیات ہیں لیکن ان کے پڑھنے کا ثواب ایک ہزار آیات یعنی قرآن کریم کے تقریباً چھٹے حصے، پانچ پاروں کے برابر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی یہ بھی نہیں کرسکتا کہ روزانہ قرآن حکیم کی ایک ہزار آیات پڑھ لیا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کس میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیات کی تلاوت کرلیا کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا یہ نہیں ہوسکتا کہ تم میں سے کوئی سورۂ تکاثر پڑھ لیا کرے۔[2]

---

[1] سمعت أنس بن مالك يقول : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : ﴿قل يايها الكافرون﴾ ربع القرآن، و ﴿إذا زلزلت الأرض﴾ ربع القرآن، و ﴿إذا جاء نصر الله﴾ ربع القرآن .(مسند احمد، ، رقم الحديث : ١٢٤٨٨، ج : ١٩، ص :٤٧٢)

[2] عن ابن عمر قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ألا يستطيع أحدكم أن يقرأ ألف آية في كل يوم، قالوا و من يستطع أن يقرأ ألف آية؟ قال : ما يستطيع (أحدكم) أن يقرأ﴿ ألهاكم التكاثر﴾.(شعب الايمان، باب فضل في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور و الآيات ، رقم الحديث : ٢٥١٧، ج : ٢، ص :٤٩٨).

یعنی مطلب یہ تھا کہ جب کوئی سورۂ الھکم التکاثر پڑھ لے گا تو اسے ایک ہزار آیات پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

(۱۱) سورۂ کافرون: ۱۰۹، پ: ۳۰، انسان رات کو سونے کی غرض سے جب بستر پر آئے تو تیسویں پارے کی یہ سورت بھی پڑھنی چاہیے۔ یہ سورت چاروں قل میں سے پہلا ''قل'' بھی کہلاتا ہے۔ قرآن کریم کے آخری حصے میں چار ایسی سورتیں ہیں جو لفظ ''قُل'' سے شروع ہوتی ہیں اور ان چاروں سورتوں کو اصطلاح میں ''چار قل'' بھی کہا جاتا ہے۔ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ. ان چار میں سے پہلی سورت ہے۔

حضرت نوفل رضی اللہ عنہ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی تھی کہ انہیں کوئی ایسی چیز پڑھنے کے لیے بتادی جائے جسے وہ سوتے وقت، جب بستر پر آئیں تو پڑھ لیا کریں تو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔

''قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ'' پڑھا کرو اس میں شرک سے مکمل بیزاری کا اعلان ہے۔[1]

(۱۲) سورۂ نصر: ۱۱۰، پ: ۳۰، اس سورۂ مبارکہ کو بھی رات کو سونے سے پہلے پڑھ لینا چاہیے کیونکہ مسند احمد کی ایک روایت کے مطابق حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے (اذا جاء نصر اللّٰہ) کو قرآن حکیم کا ایک چوتھائی یعنی تقریباً ساڑھے سات پارے، قرار دیا ہے۔ اس لیے سونے سے پہلے اس سورۂ مبارکہ کو بھی پڑھ لینا چاہیے تا کہ پڑھنے والا زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کر سکے۔[2]

---

[1] عن فروة بن نوفل عن أبيه : أن رسول اللّٰه صلى اللّٰهعليه وسلم قال : "مجيء ماجاء بك" قال : جئت لتعلمني شيئا أقوله عند منامي ، قال : "فإذا أخذت مضجعك، فاقرأ ﴿قل يايها الكفرون﴾ ثم نم على خاتمتها ، فإنها براءة من الشرك ".(سنن الدارمي : كتاب فضائل القرآن ' باب في فضل ﴿قل يايها الكفرون﴾ رقم الحديث: ٣٤٧٠' ج : ٤' ص : ٢١٥٥)

[2] سمعت أنس بن مالك يقول : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : ﴿قل يايها الكافرون﴾ ربع القرآن،

(۱۳)**سورۂ اخلاص :۱۱۲، پ:۳۰،** سونے سے پہلے یہ پوری سورت بھی پڑھ کر سونا چاہیے۔ تلاوت کے اعتبار سے اگر چہ یہ تین آیات ہیں لیکن ان کے پڑھنے کا ثواب ایک تہائی قرآن (دس پاروں کے برابر) ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی اتنی ہمت بھی نہیں کرسکتا کہ رات کو ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ یہ ارشاد گرامی سننے والوں کو بہت عجیب محسوس ہوا کہ روزانہ رات کو دس پارے کون پڑھ سکتا ہے؟ چنانچہ انہوں نے عرض کیا کہ ایک رات میں 1/3 (ایک تہائی) قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ قل ھو اللّٰہ احد (پوری سورۂ اخلاص) یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یعنی جس نے رات کو یہ سورۂ مبارکہ پڑھ لی تو اس نے گویا کہ ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔[۱]

یہ اور اس جیسی دوسری روایات کی وجہ سے علماء کرام نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے کا ثواب دس پاروں کے برابر ہے۔

اگر آسانی سے ممکن ہو تو رات کو سونے سے پہلے ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص کی تلاوت کر لینی چاہیے۔ بظاہر یہ عمل کچھ مشکل نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس عمل کا ثواب اگر معلوم ہو جائے تو بلاشک وشبہ یہ سودا بڑا سستا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل رہے تو ایک سو دفعہ یعنی ایک تسبیح سورۂ اخلاص کی پڑھنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اس دور میں بھی اللہ تعالیٰ کے بعض بندے اور بندیاں ایسی ہیں کہ ان کا رات کو

...... و ﴿إذا زلزلت الأرض﴾ ربع القرآن، و ﴿إذا جاء نصر اللّٰہ﴾ ربع القرآن .(مسند احمد، ، رقم الحدیث : ١٢٤٨٨، ج : ١٩، ص :٤٧٢)

[۱] عن أبي أیوب قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : "أیعجز أحدکم أن یقرأ في لیلة ثلث القرآن ؟ من قرأ : ﴿قل هو اللّٰہ احد ، اللّٰہ الصمد﴾ فقد قرأ ثلث القرآن "(سنن الترمذی ، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الاخلاص، رقم الحدیث : ٢٨٩٦، ص : ٨٠٠)

سونے سے پہلے کا روزمرہ معمول اس ایک تسبیح سے کہیں زیادہ کا ہے۔

ایک سو مرتبہ "قل ھو اللّٰہ احد" پڑھنے پر جو انعام ملتا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سونے سے پہلے ایک سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے تو جب قیامت آئے گی، اللہ تعالیٰ اُس دن اس پڑھنے والے بندے سے کہے گا کہ میرے بندے اپنے دائیں ہاتھ کی طرف والی جنت میں چلا جا۔[1]

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ لے، اس کے پچاس برس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرضہ معاف نہیں ہوتا۔ قرض چونکہ حقوق العباد میں سے ہے اس لیے اس کا استثناء کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو یہ عمل کرنا چاہیے۔ رحمت باری تعالیٰ کے لیے کیا مشکل ہے کہ انسان کے اس دو سو مرتبہ کے پڑھنے کو قبول فرمالے اور پچاس برس تک جو گناہ کیے ہیں، ان کی بخشش کا سامان ہو جائے۔

اگر کسی شخص کے لیے روزانہ ایک سو بار یا دو سو بار سورۂ اخلاص کی تلاوت مشکل ہو جائے تو پھر اسے چاہیے کہ کم سے کم پچاس مرتبہ تو اس سورۂ مبارکہ کی تلاوت کر ہی لے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورۂ اخلاص کو پچاس مرتبہ پڑھ لے، اللہ تعالیٰ اس شخص کے پچاس برس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(۱۴،۱۵) سورۂ فلق :۱۱۳، پ:۳۰ اور سورۂ ناس :۱۱۴، پ:۳۰، یہ دونوں قل بھی رات کو

---

[1] عن أنس بن مالك، عن النبي صلى اللّٰه عليه و سلم قال : " من أراد أن ينام على فراشه فنام على يمينه ثم قرأ ﴿قل هو اللّٰه احد﴾. مائة مرة إذا كان يوم القيامة يقول له الرب : يا عبدي ادخل على يمينك الجنة. (سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الاخلاص، رقم الحديث : ۲۸۹۸، ص : ۸۰۱).

سونے سے پہلے پڑھ کر سونے چاہییں۔کئی مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ خود انسان اور کبھی بچے خواب میں ڈر جاتے ہیں۔اور کبھی ایسے بھی ہوتا ہے کہ جنات اور شیاطین کی شرارتیں بھی انسان محسوس کرتا ہے وہ بچوں کو کیا اور بڑوں کو کیا، سبھی کو تنگ کرتے ہیں اور ان کی شرارتوں کی وجہ سے کبھی تو نیند اُچٹ جاتی ہے اور کبھی پریشان کن خیالات خلل انداز ہوتے ہیں سو ان تمام پریشان کن حالات اور تکالیف سے نجات حاصل کرنے کے لیے سونے سے پہلے (۱) ایک مرتبہ پوری سورۂ اخلاص (۲) ایک مرتبہ پوری سورۂ فلق (قل اعوذ برب الفلق) اور (۳) ایک مرتبہ پوری سورۂ ناس (قل اعوذ برب الناس) یہ تینوں سورتیں پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو ایسے ملا کر جیسے کہ دعا مانگتے وقت ہاتھوں کو آپس میں ملایا جاتا ہے، اور پھر ان (دونوں ہاتھوں) میں پھونک کر اپنے یہ دونوں ہاتھ پہلے اپنے سر پھر چہرے پھر جسم کے اگلے حصے اور پھر جسم کے پچھلے حصے پر جہاں تک ہو سکے، پھیر کر لیٹنا چاہیے اور یہ عمل تین مرتبہ کرنا چاہیے۔حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سونے سے پہلے یہ تھا کہ جب آپ رات کو آرام فرمانے کے لیے، اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے (جیسے کہ دعا مانگتے وقت دونوں ہاتھوں کو ملا لیا جاتا ہے) پھر یہ تینوں آخری قل ((۱) قل ھو اللّٰہ احد (۲) قل اعوذ برب الفلق (۳) قل اعوذ برب الناس) پورے، زبانی پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر پھونک لیتے۔پھر دونوں ہاتھوں کو پہلے سر پر، پھر چہرۂ انور پر پھر اپنے جسم مبارک کے سامنے حصے پر اور اس کے بعد جہاں تک جسم پر آپ کے ہاتھ پہنچ سکتے، پھیرتے اور یہ عمل آپ تین دفعہ کرتے تھے۔[1]

---

[1] عن عائشة : أن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم كان إذا أوى إلى فراشه كل ليلة جمع كفيه، ثم نفث فيهما، فقرأ فيهما : ﴿قل هو اللّٰه احد﴾ و ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ و ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ ثم يمسح بهما ما استطاع من جسده ، يبدأ بهما على رأسه ووجهه، وما أقبل من جسده يفعل ذلك ثلاث مرات.(صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، رقم الحديث :۵۰۱۸، ج : ۳، ص :۵۷۲)

اس لیے چاہیے کہ انسان خود بھی یہ عمل کرے اور وہ بچے جوان آیات قرآنی کو خود نہ پڑھ سکتے ہوں، ان کے بڑے ان پر ایک مرتبہ یہ تینوں قل پڑھ کر اپنے ہاتھ ان بچوں پر پھیر دیں۔ پھر دوسری مرتبہ یہی عمل کریں اور پھر تیسری مرتبہ بھی یہی عمل کر لیا جائے۔

اس طرح رات کو سونے سے پہلے تلاوت کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے اور اگر جنات وشیاطین کی شرارتوں یا ان کے اثرات کی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو، نیند بھی آ جاتی ہے۔

نیند نہ آنے کے مرض کی ایک دعا جو حدیث میں آئی ہے

نیند نہ آنے کے معاملے میں یہ بھی خیال رکھنا چاہیے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بھی یہی شکایت تھی کہ انہیں رات کو نیند نہیں آتی تھی۔ اپنی اس بیماری کا تذکرہ انہوں نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ان سے فرمایا کہ جب آپ بستر پر لیٹیں تو یہ دعا مانگ لیا کریں۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَمَا اَظَلَّتُ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتُ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتُ کُنْ لِیْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ اَوْ اَنْ یَبْغٰی عَلَیَّ عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ وَلَااِلٰهِ اِلَّا اَنْتَ۔[1]

اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ان کے نیچے کی وہ تمام چیزیں جن پر ان آسمانوں کا سایہ پڑ رہا ہے، کے پروردگار، اور زمینیں اور ان زمینوں نے جن جن چیزوں کو اُٹھا رکھا ہے، ان سب کے پالنے والے اور شیاطین اور جنہیں وہ گمراہ کرتے ہیں، اس مخلوق کے بھی پالنے والے، اپنی اس ساری مخلوق کے شر سے مجھے اپنی حفاظت اور پناہ میں لے لے، اس طرح سے کہ آپ کی ساری مخلوق میں سے

---

[1] سنن الترمذی، باب جامع الدعوات، بابٌ، رقم الحدیث:۳۵۲۳، ج:۵،ص:۵۳۸.

کوئی بھی مجھ پر ظلم اور زیادتی نہ کرے۔ بہت عزت والا اور محفوظ ہے وہ شخص جو آپ کی پناہ میں ہے۔ آپ کی تعریف بہت زیادہ اور آپ کی شان بہت بلند ہے۔ آپ کے علاوہ کوئی اس قابل نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے اور سچی بات تو یہ ہے کہ بس تو ہی ہے جو عبادت کے لائق ہے۔

سو اگر کسی مرد و عورت کو رات کو نیند نہ آنے کی شکایت ہو تو انہیں آخری تینوں قل پڑھنے اور جسم پر دم کرنے کے بعد اس دعا کو بھی مانگ لینا چاہیے۔

ایک اہم تنبیہ

گذشتہ تحریر میں جو بہت سی سورتوں کے پڑھنے پر بہت زیادہ اجر و ثواب کا تذکرہ کیا گیا ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ثواب دینے کے پیمانے اور اس کے خزانے ہمارے وہم و گمان سے کہیں زیادہ وسیع ہیں۔ وہ ذات جس عمل پر جتنا چاہے ثواب مرتب فرمائے، کون ہے جو اس کی عطا پر پابندی لگا سکے؟ اور کس کی جرأت ہے کہ اس کی عنایات و نوازشات کو روک سکے؟

ان چھوٹی چھوٹی سورتوں پر اتنا زیادہ ثواب دیکھ کر ہی تو بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ جب بھی اپنے والدین، اساتذہ، مشائخ اور امت مسلمہ کے عام مسلمانوں یا اپنے دوستوں اور اعزاء و اقرباء کے لیے ایصال ثواب کرنا چاہیے۔ تو (۱) آیۃ الکرسی کو چار مرتبہ (۲) سورۂ زلزلہ دو مرتبہ (۳) سورۂ تکاثر سات مرتبہ (۴) سورۂ کافرون چار مرتبہ اور (۵) سورۂ نصر چار مرتبہ، (۶) سورۂ اخلاص تین مرتبہ، پڑھ لیا کرے کہ ان سب آیات اور سورتوں کے پڑھنے میں وقت تو بہت تھوڑا لگتا ہے لیکن خود پڑھنے والے اور جن کے لیے ایصال ثواب کیا جا رہا ہے ان مرحومین کو، ثواب بہت ملتا ہے۔

روزانہ رات کوسونے سے پہلے پڑھنے والی آیات

قرآن حکیم کی ان سورتوں کے بعد اب ان آیات کی تفصیل دی جارہی ہے جو کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کوسونے سے پہلے پڑھتے تھے اصولاً تو ہر مسلمان کو یہ چاہیے کہ ان سورتوں اور آیات کو پڑھنا، اپنا یومیہ ورد بنالے لیکن اگر کوئی شخص اپنی قلت فرصت یا مصروفیات کے باعث، یہ سورتیں نہ پڑھ سکے تو کم سے کم ان آیات کی تلاوت تو ضرور ہی کرلے کہ اس میں کچھ دقت بھی نہیں اور وقت بھی کم خرچ ہوتا ہے۔

نمبرشمار	پارہ	آیات	کیفیت
1	3	سورۂ ایۃ الکرسی	مختلف اوقات میں گیارہ مرتبہ
2	3	۱۰آیات	ایک مرتبہ
3	3	سورۂ بقرہ کا آخری رکوع	ایک مرتبہ
4	4	سورۂ ال عمران کا آخری رکوع	ایک مرتبہ
5	15-16	سورۂ کھف کی ابتدائی اور آخری دس آیات	ایک مرتبہ صبح وشام
6	24	سورۂ مومن کی ابتدائی دوآیات	ایک مرتبہ صبح وشام
7	28	سورۂ حشر کی آخری تین آیات	صبح وشام

(۱) آیت الکرسی، پ:۳،س:البقرہ،آیت:۲۵۵، مختلف احادیث میں اس آیت مبارکہ کے بہت سے فضائل آئے ہیں اس لیے رات کوسونے سے پہلے اسے بھی پڑھ لینا چاہیے۔ایک طویل روایت میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو رُبع قرآن، قرآن کریم کا چوتھا حصہ قرار دیا ہے[1]۔یعنی تقریباً ساڑھے سات پارے۔اس لیے بعض اہل علم کا خیال یہ ہے کہ اس

---

[1] مسند احمد، تتمہ مسند انس بن مالك، رقم الحديث:۱۳۳۰۹، ج:۲۱،ص:۳۲.

آیت الکرسی کو رات سونے سے پہلے چار مرتبہ پڑھنا چاہیے۔
صحیح بخاری کی ایک اور طویل روایت کے مطابق جب کوئی شخص رات کو آیت الکرسی، پڑھ لیتا ہے تو ایک فرشتہ صبح تک اس کی حفاظت کرتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت الکرسی کو صبح وشام دونوں اوقات میں پڑھنا چاہیے۔[1]
المعجم الاوسط میں یہ روایت بھی آئی ہے کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ جو شخص بھی ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا رہے گا اسے سوائے موت کے اور کوئی بھی چیز جنت میں جانے سے نہیں روک سکے گی۔[2]
اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنی چاہیے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس وقت؟ آیا نماز کے فرائض کے فوراً بعد یا پھر سنن ونوافل کی ادائیگی کے بعد؟ حنفی فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث میں جتنے بھی اس طرح کے وظائف نماز کے بعد پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ فرائض، واجبات، سنن اور نوافل کے بعد ہی اِن کو پڑھنا چاہیے۔[3]

---

[1] فقال : إذا أويت إلى فراشك، فاقرأ آية الكرسي: " الله لا إله إلا هو الحي القيوم" . حتى تختم الايةُ فإنك لن يزال عليك من الله حافظ، ولا يقربنك شيطان حتى تصبح .(صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم الحديث ٥٠١٠، ص : ١٠٥٦).

[2] عن أبي أمامة، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " من قرأ آية الكرسي دبر كل صلاة مكتوبة لم يمنعه من دخول الجنة إلا أن يموت".(المعجم الأوسط ، من اسمه موسى، رقم الحديث ٨٠٦٨، ج : ٦، ص : ٧٩).

[3] واما ما ورد من الاحاديث فى الاذكار عقيب الصلوة فلا دلالة فيها على الاتيان بها عقيب الفرض قبل السنة بل تحمل على الاتيان بها بعد السنة ولا يخرجها تخلل السنة بينها وبين الفريضة عن كونها بعدها وعقيبها لان السنة من الواحق الفريضة وتوابعها ومكملاتها فلم تكن اجنبية منها فما ....

سوآیت الکرسی کو بھی نماز مکمل ہونے کے بعد ہی پڑھا جائے گا اب غور کیجیے کہ جب کوئی شخص دن اور رات میں پانچوں نماز کے بعد پانچ مرتبہ اور صبح وشام دومرتبہ اور پھر سونے سے پہلے چار مرتبہ آیت الکرسی پڑھے گا تو دن اور رات میں یہ آیت مبارکہ کل گیارہ مرتبہ (11=4+2+5) پڑھی جائے گی اور اس طرح ان تمام روایات پر عمل ہو جائے گا جو مختلف احادیث میں وارد ہوئی ہیں۔

(۳،۲) سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات: ۲۸۵،۲۸۶، یہ آیات امن الرسول سے لےکر سورۂ بقرہ کے آخر تک کی ہیں انہیں روزانہ رات کو سونے سے پہلے پڑھنا چاہیے۔ بعض حضرات نے ان دو آیات کی بجائے سورۂ بقرہ کا آخری رکوع، کہا ہے، یہ بھی درست ہے اس لیے کوئی شخص آخری دو آیات پڑھے یا پورا رکوع جو کہ تین آیات پر مشتمل ہے، دونوں صورتیں درست ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو

......يفعل بعدها يطلق عليه انه فعل بعد الفريضة وعقيبها وقول عائشة مقدار ما يقول الخ يفيد ان ليس المراد انه كان يقول ذلك بعينه بل كان يقعد زمانا يسع ذلك المقدار ونحوه من القول تقريبا فلا ينافى مافى الصحيحين عن المغيرة انه عليه الصلوة والسلام كان يقول فى دبر كل صلوة مكتوبة لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير، اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجدمنك الجد وكذا ماروى مسلم وغيره عن عبداللّٰه بن الزبير كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اذاسلم من صلاة قال بصوته الاعلى لا اله الا اللّٰه وحده لا شريك له لهالملك وله الحمد وهو على كل شيء قديرولا حول ولا قوة الا باللّٰه ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا اللّٰه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون لان المقدار المذكور من حيث التقريب دون التحديد قد يسع كل واحد من نحو هذه الا ذكار لعدم التفاوت الكثير بينهما وكون التقدير بالتقريب فى التخمين دون التحديد والتحقيق واللّٰه اعلم.(غنية المتملي فى شرح منية المصلي المشتهربشرح الكبير،ص:٣٤٢)

صحیح عقیدے، اپنا خاص قرب، بہت وسیع رحمت اور بڑی جامع دعا کی حیثیت سے نازل فرمایا ہے۔ اِن دونوں آیات کو پڑھ لینے پر کیا کچھ ملتا ہے؟ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص بھی سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کو رات (سونے سے پہلے) پڑھ لے گا، وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔[1]

اس حدیث میں کافی ہو جانے سے مراد یا تو یہ ہے کہ اس پڑھنے والے شخص کو پوری رات کی عبادت کا ثواب دلانے کے لیے بس یہ دو آیات ہی کافی ہو جائیں گی۔ اور یا پھر مراد یہ ہے کہ اس تمام رات میں ہر طرح کے شر سے حفاظت کے لیے یہ دو آیات ہی کافی ہو جائیں گی۔

امیر المؤمنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تو ان آیات کو رات سونے سے پہلے پڑھنے کی اتنی زیادہ اہمیت بیان فرماتے تھے کہ ارشاد ہوا جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ نے عقل دی ہو اور وہ مسلمان ہو تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ روزانہ رات کو سورۂ بقرہ کی آخری دونوں آیات اور اٰیۃ الکرسی کو پڑھے بغیر سو جائے۔ یہ خزانے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے عرش کے نیچے سے نکال کر (اس امت کو) دیئے ہیں۔[2]

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے ان خزانوں سے محروم تو بس وہی شخص رہ سکتا ہے جو اپنی عقل سے کام نہ لے اور رات کو سونے سے قبل ان آیات اور اٰیۃ الکرسی کو نہ پڑھے۔

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سونے سے پہلے اٰیۃ الکرسی کی تلاوت بھی کرنی چاہیے۔ لیکن اگر اللہ کی توفیق شامل ہو اور انسان ہمت کرے تو سورۂ بقرہ کی ان آیات اور آیۃ الکرسی کے ساتھ کچھ مزید

---

[1] عن أبي مسعود رضي اللّٰه عنه قال : النبي صلى اللّٰه عليه و سلم " من قرأ بالآيتين من آخر سورة البقرة في ليلة كفتاه". (صحيح البخاري، كتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، رقم الحديث : ٥٠١٠، ج : ٣، ص :٥٦٩)

[2] عن علي، قال : ما أرى أحدا يعقل، بلغه الإسلام، ينام حتى يقرأ آية الكرسي، و خواتيم سورة البقرة، فإنها من كنز تحت العرش. (تفسير ابن كثير، سورة البقرة، آيت (٦-٢٨٥ ، ج : ١، ص : ٦٧١).

آیات پڑھنے کا وہ معمول بنالے جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ان روایات میں آیا ہے جنہیں مسند الدارمی میں نقل کیا گیا ہے۔ وہ یہ فرماتے تھے کہ انسان کو چاہیے کہ رات کو سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی دس آیات کی اس ترتیب سے تلاوت کرے۔

(۱) سورۂ بقرہ کی ابتدائی چار آیات الٓمّٓ سے لے کر هُمُ يُوقِنُونَ (پ:۱،س:البقرہ، آیات نمبر:۱۔۴) تک۔

(۲) پھر آیت الکرسی سمیت تین آیات یعنی اَللّٰهُ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلحَیُّ الْقَیُّوْمُ سے لے کر هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ (پ:۳،س:البقرہ، آیات نمبر:۲۵۵،۲۵۶،۲۵۷)

(۳) اور پھر اسی سورۂ مبارکہ کی آخری تین آیات لِلّٰهِ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ سے لے کر عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ (پ:۳،س:البقرہ، آیات ۲۸۴،۲۸۵،۲۸۶)

تو اس کے چار فائدے ہوتے ہیں۔

(۱) یہ کہ جس گھر میں یہ عمل کیا جائے وہاں رات سے لے کر صبح تک شیاطین و جنات داخل نہیں ہو سکتے۔[۱]

بہت سے لوگ شیطانی اثرات اور جنات کی شرارتوں کی وجہ سے رات کو ڈر جاتے ہیں اور بہت مرتبہ بچے بھی بے چینی سے رات گذارتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان شیطانی اور جناتی اثرات سے حفاظت کا حل بتا دیا کہ رات کو سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی مندرجہ بالا دس آیات اس

---

[۱] قال عبداللّٰه: «من قرأ عشر آيات من سورة البقرة فى ليلة، لم يدخل ذلك البيت شيطان تلك الليلة حتى يصبح: أربعا من أولها، وآية الكرسي وآيتين بعدها، وثلاثاً خواتيمها، أولها: ﴿لِلّٰهِ مَافِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. ﴾(البقرة:۲۸٤) (مسند دارمي، كتاب فضائل القرآن، باب فضل اول سورة البقرة وآية الكرسي، رقم الحديث:۳٤۲۵، ج:٤، ص:۲۱۲۹).

ترتیب سے پڑھ لی جائیں تو پڑھنے والا خود اور اس کے اہل وعیال بھی محفوظ رہیں گے۔

(۲) یہ کہ کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہوا بعض اوقات رات کے اندھیرے میں کوئی کیڑا یا جانور کاٹ لیتا ہے، بعض اوقات کوئی انسان یا اس کی کوئی بات پریشانی کا باعث بن جاتی ہے۔ سو جب کوئی شخص ان دس آیات کی اس ترتیب سے تلاوت کرے گا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرمانے کے مطابق، ان شاءاللہ جانوروں اور انسانوں کے شر سے بھی محفوظ رہے گا۔

(۳) یہ دس آیات کسی دیوانے پر پڑھ کر پھونک دی جائیں تو اس کی حالت میں بہتری آجائے گی۔[1]

دیوانگی بھی ایک دماغی خلل ہے اور مختلف انسانوں کو جو نفسیاتی بیماریاں ہوتی ہیں وہ بھی اکثر و بیشتر دماغی امراض ہی ہوا کرتے ہیں بعض اوقات انسان ان چیزوں کا دیوانہ ہو جاتا ہے، جو چیزیں انسان کی دولت اور صحت کو بھی برباد کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بھی انتہائی معصیت اور نافرمانی پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ایسے دیوانے لڑکے، لڑکیوں اور انسانوں پر بھی اگر یہ آیات پڑھ کر روزانہ رات کو دم کر دی جائیں تو اُمید ہے کہ اُن کی دیوانگی میں بھی کمی آئے گی اور اللہ تعالیٰ راہ ہدایت دے گا۔

(۴) سونے سے پہلے یہ دس آیات پڑھنے والا قرآن کریم کو نہیں بھولتا۔[2]

قرآن کریم کے بھولنے کے بھی کئی درجات ہوتے ہیں مثلاً یہ کہ کوئی شخص حفظ کرے اور اسے بھول جائے یا پھر قرآن کریم کا کوئی خاص حصہ یا کچھ سورتیں یاد کرے اور پھر انہیں بھول جائے یا محض ناظرہ

---

[1] عن ابن مسعود قال: من قرأ اربع آيات من اول سورة البقرة، وآية الكرسي، وآيتان بعد آية الكرسي، وثلاثا من آخر سورة البقرة، لم يقربه ولا أهله يومئذ شيطان، ولا شيءٌ يكرهه، ولا يقرأن علىٰ مجنون اِلا أفاق. (مسنددارمی، باب فضل اول سورة البقرة وآية الكرسى، رقم الحديث:٣٤٢٦، ج:٤، ص:٢١٣٠.)

[2] عن المغيرة بن سبيع وكان من أصحاب عبد اللّٰه قال: من قرأ عشر آيات من البقرة عند منامه، لم ينس القرآن: أربع آيات من أولها، وآية الكرسي، وآيتان بعدها، وثلاث من آخرها. (مسنددارمي، كتاب فضائل القرآن، باب فضل اول سورة البقرة وآية الكرسي، رقم الحديث:٣٤٢٨، ج:٤، ص:٢١٣١.)

قرآن کریم پڑھا تھا اور اب ناظرہ بھی نہ پڑھ سکے تو چاہیے کہ ہر انسان روزانہ رات کو سونے سے پہلے...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے مطابق...... سورۂ بقرہ کی یہ دس آیات پڑھنا اپنا معمول بنالے تاکہ مرتے دم تک قرآن کریم کی تلاوت کرسکے اور اسے بھولنے نہ پائے۔

(۴) **سورۂ اٰل عمران کا آخری رکوع، پ:۴، آیات: ۱۹۰۔۲۰۰**، روزانہ رات کو سونے سے پہلے "ان فی خلق السموات والارض" سے لے کر اس سورت کی آخری آیت تک، کو بھی پڑھ کر سونا چاہیے۔ امیرالمؤمنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص بھی رات کو اس رکوع کو پڑھے گا، اس شخص کو پوری رات کی نماز اور قیام کا ثواب ملے گا۔ کسی سورت یا آیت کو پڑھنے پر کیا ثواب ملتا ہے، یہ بتانا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے تو کیا خود اپنے طور سے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی ممکن نہ تھا کیونکہ یہ حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہی ہے کہ وہ ہی کسی آیت یا سورت کا ثواب متعین فرمائے اور پھر اس کی اطلاع اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کو دے اور وہ اپنی اُمت کو بتادیں اس لیے یقیناً امیرالمومنین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے یہ فضیلت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی اور پھر اس فضیلت کو بیان فرمایا ہوگا۔

متعدد احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ خود حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب نماز تہجد کے لیے بیدار ہوتے تھے تو آنکھ کھلنے کے بعد وضو کرنے سے بھی پہلے اس رکوع کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

سورۂ بقرہ کے آخری رکوع کی طرح اس رکوع میں بھی بہت سی دعائیں ہیں اور غالباً اس وجہ سے اس رکوع کی اتنی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

(۵) **سورۂ کہف: ۱۸، پ: ۱۵، کی ابتدائی اور آخری دس آیات**، "دَجْلٌ" کے معنی عربی زبان میں "جھوٹ بولنے" اور "مکر کرنے" کے آتے ہیں۔ "تَدْجِیْلٌ" کے معنی ہیں "سونے کا ملمع

چڑھانا'' پچھلے زمانے میں کوئی برتن یا تلوار وغیرہ جولوہے کی دھات کی بنی ہوئی ہوتی تھی، اس پر سونے کا پانی چڑھا دیا جاتا تھا تاکہ دیکھنے والا اسے سونے کا برتن یا سونے کی تلوار سمجھے۔ تو اس عمل کو ''تَـدْجِیْلٌ'' کہتے تھے اور پھر آہستہ آہستہ ان الفاظ (دَجْـلٌ، تَدْجِیْلٌ) کا اطلاق ایسے شخص پر بھی ہونے لگا جو کہ دجل اور فریب کی حرکتیں کرے یعنی حقائق کو چھپائے اور جو کچھ ظاہر کرے، وہ جھوٹ اور باطل ہو۔

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں خبر دی ہے کہ قرب قیامت کے زمانے میں یہ دجل (فریب، دھوکہ) عام ہو جائے گا۔ کسی صاف گو اور طبعاً شریف انسان کے لیے زندگی دشوار ہو جائے گی اور اکثر و بیشتر لوگ دجال صفت ہوں گے حتیٰ کہ ایسے لوگوں کا سردار اور پیشوا دَجّال ظاہر ہو جائے گا جو کہ دھوکہ بازی میں اپنے تمام پیشرؤں سے سبقت لے جائیگا۔

اللہ تعالیٰ کا اپنا ایک نظام ہے کہ جہاں آگ ہے، وہاں اس سے بچنے کا بھی انتظام ہے اور جہاں دھوکہ ہے، وہاں اسکی قلعی کھولنے کا بھی بندوبست ہے۔ چنانچہ اس قانون کے تحت یہ ضروری تھا کہ جہاں احادیث میں آخری زمانے میں دجل وفریب کے عام ہونے کی خبر دی گئی ہو، وہاں یہ بھی بتایا گیا ہو کہ آخر اس دجل سے بچنے کی صورت کیا ہوگی؟ متعدد احادیث میں یہ بات آئی ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت میں اس دجل وفریب سے بچنے کے لیے سورۂ کہف کی تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس سورت کا پڑھنا اور اس کی تلاوت انسان کو ان دھوکوں سے محفوظ رکھے گی۔ چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت ابوالدردا رضی اللہ عنہ کی روایت آئی ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات پڑھتا رہے گا، وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا[1] اور یہیں پر دوسری روایت میں آیا ہے کہ یہ دس آیات، سورۂ کہف کی آخری دس آیات ہیں اور سنن ترمذی میں دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے کیلئے اسی سورۂ مبارکہ کی

[1] عن أبي الدرداء: أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " من حفظ عشر ايات من أول سورة ....

ابتدائی تین آیات کے پڑھنے کا حکم آیا ہے[1]۔ اس لیے مناسب یہ ہے کہ انسان روزانہ صبح و شام سورۂ کہف کی ابتدائی اور آخری دس آیات کی تلاوت اپنا معمول بنالے تا کہ بڑے اور چھوٹے تمام دجالوں اور دھوکہ دینے والے انسانوں کے شَر سے محفوظ رہے۔

(۶) سورۂ مومن یا سورۂ غافر (ایک ہی سورت کے دونام ہیں) پ:۲۴، س:۴۰ کی پہلی دو آیات،
سنن ترمذی کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی حم تنزیل الکتب من اللّٰہ العزیز العلیم سے لےکر الیہ المصیر تک اور پھر ان دو آیات کے ساتھ آیت الکرسی بھی ملا کر پڑھ لے گا، تو اگر وہ صبح کو پڑھے تو شام تک اور اگر شام کو پڑھ لے تو صبح تک اس کی (ہر مصیبت) سے حفاظت کی جاتی ہے۔ اسی روایت سے معلوم ہوا کہ صبح وشام یہ دو آیات اور آیت الکرسی کی تلاوت بھی کرنی چاہیے[2]۔

(۷) سورۂ حشر، پ:۲۸، س:۵۹، کی آخری تین آیات: ۲۲ تا ۲۴، رات کو سونے سے پہلے ان تین آیات کی تلاوت بھی کرنی چاہیے جو کہ ھو اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو سے لےکر سورۃ کے آخری حرف تک ہیں کیونکہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی سورۂ حشر کا آخری حصہ دن یا رات کو

...... الکهف، عصم من الدجال"(صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل سورة الكهف و آية الكرسى، رقم الحديث : ۱۸۸۳، ص : ۳۱۵).

[1] عن أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه و سلم قال : " من قرأثلاث آيات من أول الكهف عصم من فتنة الدجال ".(سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة الكهف، رقم الحديث : ۲۸۸٦، ص :۷۹۸).

[2] عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من قرأ ﴿حم﴾ المؤمن ـ إلى ﴿إليه المصير﴾ وآية الكرسي حين يصبح حفظ بهما حتى يمسي، ومن قرأهما حين يمسي حفظ بهما حتى يصبح".(سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة البقرة و آية الكرسي، رقم الحديث : ۲۸۷۹، ص :۷۹٦).

پڑھ لے گا اور پھر اس دن یا رات میں اگر اسے موت آجائے تو جنت میں اس کا داخلہ ضرور ہوجائے گا۔[1]
اور ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ جو شخص بھی سورۂ حشر کی آخری آیات کو صبح پڑھ لے تو شام تک اور شام کو پڑھ لے تو صبح تک اللہ تعالیٰ کے بے شمار فرشتے (ستر ہزار) اس کے لیے دعا مانگتے رہتے ہیں۔[2]
سورۂ حشر کی یہ تین آیات پڑھنے میں تو شاید ایک منٹ سے بھی کم وقت لگے گا لیکن انسان غور کرے کہ ان کی فضیلت کتنی ہے، فرشتوں کی دعاؤں میں شمولیت ملتی ہے اور اگر ان آیات کو پڑھ کر موت آجائے تو کس قدر نفع کا سودا ہے۔

مسئلہ: یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ شریعت کی رو سے رات مغرب کے بعد شروع ہو جاتی ہے۔ اس لیے جتنی بھی روایات میں یہ آیا ہے کہ ان آیات یا سورتوں کو رات سونے سے پہلے پڑھ لینا چاہیے، ان روایات پر عمل کی پہلی صورت تو یہ ہے کہ انسان تمام وظائف و اوراد کو مغرب کے بعد پڑھ لے۔ دوسری اور زیادہ بہتر صورت یہ ہے کہ انہیں عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لیا جائے۔ کیونکہ بعض مرتبہ انسان بالکل سونے سے پہلے اس حالت میں نہیں ہوتا کہ قرآن کریم کی تلاوت کر

---

[1] حدثنا أبو أمامة الباهلي قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: من قرأ خواتيم الحشر في ليل أو نهار فمات من يومه أو ليلته فقد أوجب الجنة. (شعب الايمان للبيهقي، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور و الآيات، رقم الحديث ٢٥٠١، ج: ٢، ص: ٤٩٢).

[2] عن معقل بن يسار عن النبي صلى اللّٰه عليه و سلم قال من (قال) حين يصبح أعوذ باللّٰه السميع العليم من الشيطان الرجيم و قرأ الثلاث من آخر سورة الحشر وكل اللّٰه به سبعين ألف ملك يصلون عليه حتى يمسي و من قالها مساءً فمثل ذلك. (شعب الايمان للبيهقي، باب في تعظيم القرآن، فصل في فضائل السور و الآيات، رقم الحديث ٢٥٠٢، ج: ٢، ص: ٤٩٢).

سکے۔اور تیسری صورت یہ ہے کہ ٹھیک سونے سے پہلے انسان اپنے بستر پر جا کر باوضو حالت میں ان اورادو وظائف کو پڑھ لے۔

ان تینوں صورتوں میں سے جس صورت کو بھی اختیار کرلیا جائے، پڑھنے والا ان مستحب اور پسندیدہ طریقوں پر عمل بھی کرلے گا اور اسے ان شاءاللہ ثواب بھی ملے گا۔

....

جمعرات کے دن غروب آفتاب کے بعد سے لے کر جمعہ کے دن غروب آفتاب سے پہلے تک پڑھی جانے والی سورتیں

ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ شریعت میں جمعہ کے دن کی کتنی اہمیت آئی ہے۔اس مبارک دن میں اجتماعی طور پر نماز پڑھنا اور قرآن حکیم کی ان سورتوں کی تلاوت کرنا، جن کی تلاوت کا حکم حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے، اللہ تعالیٰ کے قرب اور اس کی رضا میں مزید اضافے کا سبب بنتا ہے۔اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنی مصروفیات میں سے اتنا وقت فارغ کرلے کہ جمعرات کے دن سورج ڈوبنے کے بعد سے لیکر جمعہ کے دن سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے پانچ سورتوں کی تلاوت تو کر ہی لے۔

نمبر شمار	پارہ	سورت	کیفیت
1	3	سورۂ آل عمران	ایک مرتبہ
2	11	سورۂ ھود علیه وعلی نبینا الصلاۃ والسلام	ایک مرتبہ
3	15	سورۂ کھف	ایک مرتبہ
4	22	سورۂ یٰس	ایک مرتبہ
5	25	سورۂ دخان	ایک مرتبہ

۱

سورۂ اٰل عمران

قرآن حکیم کے تیسرے پارے میں سورۂ اٰل عمران:۳ کی تلاوت کرنی چاہیے اور کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جمعرات کے دن مغرب کے بعد اور یا پھر جمعہ کے دن صبح جتنی بھی جلدی اس سورۂ مبارکہ کی تلاوت ہوسکے، کرلینی چاہیے تاکہ اس رات اور دن میں اس سورت کی تلاوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی برکات نازل ہوتی ہیں اور اس کے فرشتوں کی جتنی بھی دعائیں حاصل ہوسکتی ہیں ان سب میں وافر حصہ ملے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن سورۂ اٰل عمران کی تلاوت کرے گا، جمعہ کے دن کا سورج ڈوبنے تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمتیں اور فرشتوں کی طرف سے اس کے لئے دعا جاری رہے گی۔[1]

اب اگر کوئی شخص جمعرات کے دن مغرب کے بعد سے لیکر جمعہ کا سورج ڈوبنے تک جس وقت بھی اس سورۂ مبارکہ کی تلاوت کرے گا اسے ان رحمتوں اور دعاؤں میں اتنا ہی زیادہ حصہ ملے گا کیونکہ اس قسم کے امور میں دن سے پہلے آنے والی رات بھی شرعاً دن ہی کے حکم میں داخل سمجھی جاتی ہے۔

سورۂ ھود (علیہ وعلی نبینا الصلاۃ والسلام)

قرآن حکیم کے گیارہویں پارے میں سورۂ ھود علیہ الصلاۃ والسلام:۱۱ کی تلاوت کرنی چاہیے۔ حضرت

---

[1] عن ابن عباس، قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم "من قرأ السورۃ التي یذکر فیھا آل عمران یوم الجمعۃ، صلی اللّٰہ علیہ وملائکتہ حتی تغیب الشمس". (المعجم الأوسط، من اسمہ محمد، رقم الحدیث: ٦١٥٧، ج: ٤، ص: ٣٣٤).

کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے کہ جمعہ کے دن سورۂ ھود کی تلاوت کیا کرو۔[1]

جمعہ کو سورۂ ھود علیہ السلام کے پڑھنے سے کیا فائدہ ہوتا ہے یا کتنا ثواب ملتا ہے؟ یہ تو کسی روایت میں نہیں مل سکا لیکن اگر کوئی شخص اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے سورۂ ھود کی تلاوت بروز جمعہ کر لیا کرے تو کیا یہی کوئی کم فائدہ ہے کہ اس شخص کو اپنے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے حکم کی تعمیل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور پھر یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی کسی بے کار کام کا حکم نہیں دیا کرتے تھے۔ سو جب انہوں نے فرمایا کہ جمعہ کے روز سورۂ ھود علیہ الصلاۃ والسلام کی تلاوت کیا کرو تو یقیناً اس میں بھی ہم اُمتیوں کا کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہوگا۔ اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ اس حکم کی تعمیل بھی کر لی جائے۔

سورۂ کہف

تیسری سورۂ مبارکہ جس کو جمعہ کے دن خاص طور پر پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہ پندرہویں پارے کے آخر اور سولہویں پارے کے آغاز تک آنے والی سورت یعنی سورۂ کہف: ۱۸ ہے۔ مختلف احادیث میں اس سورۂ مبارکہ کے جمعہ کے دن پڑھنے کے بہت سے فضائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ مستدرک حاکم اور شعب الایمان للبیہقی رحمۃ اللہ علیہما کی روایت کے مطابق حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا، اسے اتنے فاصلے کے برابر نور دیا جائے گا، جتنا فاصلہ اس کے گھر اور بیت اللہ کے درمیان ہے۔[2]

---

[1] عن كعب : ان النبي ﷺ قال: اقرؤوا سورة هودٍ يوم الجمعة. (مسنددارمي، كتاب فضائل القرآن، باب فضائل الانعام والسور، رقم الحديث:٣٤٤٧، ج:٤، ص:٢١٤٢.)

[2] عن أبي سعيد الخد ري رضي الله عنه قال : قال رول الله صلى الله عليه و سلم : " من قرأ سورة......

غالباً اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ ایسے شخص کو قیامت میں اتنے میلوں کے نور کی لاٹ ملے گی جتنے میل کا فاصلہ اس شخص کے گھر اور کعبۃ اللہ کے درمیان ہوگا۔ قیامت کا دن جہاں سخت ہوگا وہاں بعض لوگوں کے لئے وہ تاریک بھی ہوگا۔ سو جو شخص اس دن اتنا نور حاصل کرے گا وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل کا مستحق ٹھہرے گا، اس لیے وہ نور حاصل کرنے کیلئے ہر جمعہ کو سورۂ کہف کی تلاوت کر لینی چاہیے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف کی تلاوت کرے تو اس کے لئے آئندہ آنے والے جمعہ تک نور ہی نور ہو جائے گا۔[1]

اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ کہف کو جمعہ کے دن کے ساتھ کوئی خاص مناسبت ہے، جس کی وجہ سے بار بار اس سورت کو جمعہ کے دن پڑھنے کی ترغیب دی جا رہی ہے اور مراد یہ ہے کہ ایک جمعہ سے لیکر اگلے جمعہ تک پڑھنے والے کے دل میں ایک خاص نور پیدا ہو جائے گا جس کی وجہ سے وہ ہر دھوکہ دینے والے کے دھوکے اور دجالی فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے لکھنؤ اور رائے بریلی میں اپنے شیخ، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی (۱۹۱۴ء۔ ۱۹۹۹ء) رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ وقت حاضری کا موقع ملا تو یہ خوب دیکھا کہ وہ ہر جمعہ کو اس سورۂ مبارکہ کی تلاوت کیا کرتے تھے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جب میں نو ۹ برس کا تھا تو اُس

...... الكهف كما أنزلت كانت له نورا يوم القيامة من مقامه إلى مكة.(المستدرك للحاكم ، كتاب فضائل القرآن، ذكر فضائل سور وآي متفرقة، رقم الحديث : ٢٠٧٢، ج : ١، ص : ٧٥٢).

[1] عن أبي سعيد الخدري رضي اللهعنه : أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : " إن من قرأ سورة الكهف يوم الجمعة أضاء له من النور ما بين الجمعتين".(المستدرك للحاكم ، كتاب التفسير،تفسير سورة الكهف، رقم الحديث : ٣٣٩٢، ج : ٢، ص : ٣٩٩).

وقت والدہ صاحبہ نے اس سورت کو پڑھنے کی تلقین کی تھی اور بحمداللہ تب سے لے کر اب تک بغیر کسی ناغے کے ہر جمعہ کو اس سورۂ مبارکہ کی تلاوت کرتا ہوں۔

ستتر ۷۷ برس سے زائد بغیر کسی ناغے کے مسلسل ایک نیک عمل کا جاری رہنا، بجز توفیق الٰہی اور فضل و عنایات خداوندی کے اور کس چیز سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟ ہمارے بزرگوں اور مشائخ کا یہ طرز عمل بھی ہمیں تلقین کرتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں کتاب و سنت سے پیوستہ رہیں اور جو بھی اچھا کام کریں خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ، اس میں تسلسل اور دوام رہے۔

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کے متعلق اصل اہمیت تو ان احادیث ہی کی ہے جن کا تذکرہ ابھی گذرا اور یا پھر ان روایات کی، جو مختلف کتب احادیث میں وارد ہوئی ہیں لیکن یہاں پر ایک خواب محض اس لیے ذکر کیا جا رہا ہے کہ شاید کسی کیلئے یہ خوش خبری کا ایک درجہ ہو اور اُسے اس کار خیر کی ترغیب ملے۔

قصہ کچھ یوں ہے کہ حضرت ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ بہت مشہور اور جید مالکی و شافعی فقہاء میں سے تھے۔ ان کے ایک نہایت عزیز دوست اور شاگرد کا انتقال ہو گیا۔ اس حادثے سے وہ نہایت مغموم اور پریشان تھے اور اسی اثنا میں انہوں نے اپنے اس دوست کو خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت فرمایا۔ اس عزیز شاگرد اور دوست نے کہا کہ جب آپ حضرات مجھے قبر میں دفنا کر چلے گئے تو میری قبر میں ایک نہایت بدصورت کتّا جو کہ درندوں جیسا تھا، وہ آیا اور غرّانے لگا، مجھے اس سے خوف اور پریشانی لاحق ہوئی اور پھر ایکدم سے ایک نہایت خوبصورت شخص بہت اچھے لباس میں آیا اور اس نے اِس کتّے کو بھگا دیا۔ پھر میرے پاس بیٹھ گیا اور مجھ سے نرمی سے گفتگو کرنے لگا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ (جنہوں نے قبر میں اس کتے سے میری جان چھڑائی) تو انہوں نے فرمایا وہ جو آپ جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھا کرتے تھے، آپکے اسی عمل کا ثواب (اور اس کی شکل) ہوں [1]

[1] أخبرني الأمير سيف الدين بلبان الحسامي قال خرجت يوما إلى الصحراء فوجدت ابن دقيق ......

یہ خواب اگر چہ شرعاً کچھ حجت اور دلیل نہیں ہے لیکن ایسی خوابیں کبھی کبھی دکھا دی جاتی ہیں تا کہ ورثاء اوراحباء کو کچھ سکون واطمینان ملے۔

سورۂ یٰسین

چوتھی سورۂ مبارکہ جس کو جمعہ کے دن پڑھنے کی ترغیب دلائی گئی وہ قرآن حکیم کی مشہور سورت "سورۂ یٰسٓ" ہے۔ جہاں یہ فرمایا گیا کہ اس سورت کو روزانہ پڑھا جائے وہاں یہ بھی بتلا دیا گیا کہ اسے جمعہ کے دن محض اللہ تعالیٰ کی خوشی اور رضا حاصل کرنے کی نیت سے پڑھنا، کیسے ذریعہ مغفرت بن جاتا ہے۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بھی جمعرات کا دن گزرنے کے بعد رات کو (شب جمعہ میں) سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔[1]

درست نیت کے ساتھ شب جمعہ کو اس کی تلاوت پر گناہوں کی مغفرت بہت بڑا انعام ہے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

......العيد في الجبانة واقفا يقرأ ويدعو ويبكي فسألته فقال صاحب هذا القبر كان من أصحابي وكان يقرأ علي فمات فرأيته البارحة فسألته عن حاله فقال لما وضعتموني في القبر جاء ني كلب انفط كالسبع وجعل يروعني فارتعبت فجاء شخص لطيف في هيئة حسنة فطرده و جلس عندي يؤنسني فقلت من أنت فقال أنا ثواب قرائتك سورة الكهف يوم الجمعة .(الدرر الكامنة، رقم : ٢٥٦، محمد بن علی بن وهب، ج : ٤، ص : ٩٥).

[1] وروي عنه رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلي الله عيله وسلم : من قرأ سورة (يٰسين) فی ليلة الجمعة غفرله.(الترغيب والترهيب للمنذري، كتاب الجمعة، الترغيب فی قراء ة سورة الكهف وما يذكر معها، ج : ١، ص : ٥١٣).

⑤

سورۂ الدخان

پانچویں سورۂ مبارکہ پ:۲۵ کی سورۂ الدخان :۴۴ ہے، جسے اصولاً تو روزانہ رات کوسونے سے پہلے پڑھ لینا چاہیے لیکن اگر یہ میسر نہ ہوتو پھر جمعہ کی رات (جمعرات کے دن کا سورج ڈوب جانے کے بعد) کوتو ہمت کر کے پڑھ ہی لینی چاہیے، یہ مبارک سورت بھی ان سورتوں میں سے ایک ہے، جسے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شب کو پڑھنے کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ سنن ترمذی میں یہ حدیث ہے کہ جوشخص بھی رات کوسورۂ دخان کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ کے بے شمار (یا ستر ہزار) فرشتے صبح تک اس کے گناہوں کی بخشش کی دعا مانگتے رہیں گے[1]

سنن ترمذی ہی کی دوسری روایت میں آتا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی شب جمعہ میں سورۂ حم دخان پڑھ لے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا[2]

لہٰذا ہر مسلمان کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جمعرات کے دن کا سورج ڈوب جانے کے بعد جمعہ کے دن غروب آفتاب سے پہلے پہلے ان پانچ سورتوں (۱) سورۂ اٰل عمران (۲) سورۂ ھودعلیہ الصلوۃ والسلام (۳) سورۂ کہف (۴) سورۂ یٰسین (۵) سورۂ دخان کی تلاوت کرلے۔

والحمد للّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

---

[1] عن أبي هريرة قال : قال : رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم " من قرأ﴿ حم الدخان ﴾في ليلة أصبح يستغفر له سبعون ألف ملك". (سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة ﴿حم﴾ الدخان، رقم الحديث : ۲۸۸۸، ص :۷۹۸).

[2] عن أبي هريرة قال : قال : رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه و سلم "من قرأ حم الدخان في ليلة الجمعة غفرله"(سنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل سورة ﴿حم﴾ الدخان، رقم الحديث : ۲۸۸۹، ص : ۷۹۸).

① الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اپنے دو اسماءِ مبارکہ کو اکھٹے بیان فرمایا ہے۔ سب سے پہلے تسمیہ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) میں "الرحمن الرحیم" دونوں اسماء جمع فرمائے گئے ہیں۔ پھر سورۂ فاتحہ کے بالکل آغاز میں ہی "الرحمن الرحیم" آیا ہے۔ تیسری مرتبہ پ:۲،س:البقرہ، آیت:۱۶۳ میں "الرحمن الرحیم" وارد ہوا ہے۔ چوتھی مرتبہ پ:۱۹،س:النحل، آیت:۳۰ میں اس میں خط کی عبارت ہے جو حضرت سلیمٰن علیہ الصلاۃ والسلام نے ملکہ بلقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام لکھا تھا اور اس خط میں انہوں نے بھی "الرحمن الرحیم" دونوں اسماءِ مبارکہ متصل ذکر کیے ہیں۔ پانچویں مرتبہ پ:۲۴،س:حم السجدہ، آیت:۲ اور چھٹی مرتبہ پ:۲۸،س:الحشر، آیت:۲۲ میں بھی "الرحمن الرحیم" کو اکھٹے ہی نازل فرمایا گیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دونوں اسماء میں باہمی ربط کیا ہے؟

قاضی القضاۃ بدرالدین محمد بن ابراہیم المعروف بابن جماعۃ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کشف المعانی'' میں اس سوال کا جو جواب دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے

① اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک "رحمن" "فعلان" کے وزن پر ہے اور عربی زبان کے جو الفاظ اس وزن پر آتے ہیں ان میں کسی چیز کی کثرت کا ہونا ظاہر ہوتا ہے لیکن یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ کثرت ہمیشہ ہمیشہ قائم بھی رہے گی۔ جیسے اس اسم مبارک "رحمن" سے مراد یہ ہے کہ اس ذات اقدس کی رحمت بہت کثرت سے ہے۔ غَضُبَانُ سے مراد وہ شخص جو بہت غصے والا (غصالا، غصیلا یا تندمزاج) ہو لیکن اس غصے کو دوام نہ ہو۔

② اللہ تعالیٰ کا دوسرا اسم مبارک "رحیم" "فعیل" کے وزن پر ہے اور عربی زبان کے جو الفاظ بھی اس

وزن پر آتے ہیں ان میں کسی فعل کا تسلسل یا دوام پایا جاتا ہے جیسے کہ اس اسم مبارک "رحیـــم" سے مراد یہ ہے کہ وہ ذات جو بار بار رحم فرماتی ہے یا جس کی رحمت ہمیشہ، ابر مسلسل کی طرح برستی ہے۔ ''ظریف'' کا لفظ بھی اسی وزن پر آتا ہے اور اس سے مراد وہ شخص جو خوش طبع، بذلہ سنج، لطیفہ گو، یا ہنسنے، ہنسانے والا ہو۔

سو ان دونوں اسماء مبارکہ کو اکھٹا لانے کا مطلب یہ ہوا کہ تلاوت کرنے والے قاری کو یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت نہایت کثرت سے ہے اور بے پایاں بھی ہے پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھی ہے اور اس رحمت میں تسلسل بھی ہے گویا کہ رحمت کی کثرت اور دوام پر دلالت کرنے والی صفات کو یکے بعد دیگرے ذکر کیا گیا[1]

جن مفسرین کرام رحمہم اللہ نے اس نقطے کو سمجھ لیا تھا انہوں نے ان دونوں اسماء کی اجتماعیت کو دیکھ کر ان کی تفسیر بھی یوں ہی کہ کہ یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا بیان اس طرح فرمایا کہ اس کی رحمت ہر مومن و کافر کے لیے عام ہے۔ اور وہ اتنی کثرت سے ہے کہ اس دنیا میں ہر کوئی اسی کے سہارے جی رہا ہے اور یہی اس کے ان دونوں اسماء کا تقاضا بھی ہے اور جب آخرت آئے گی۔ تو ''رحمٰن'' کی وہ کثرت رحمت کافروں کے لیے ختم ہو جائے گی۔ ان کے ساتھ عدل وانصاف کیا جائے گا اور اہل ایمان کو ''رحیم'' کی وہ رحمت وہاں بھی کام آئے گی اور ان کی آخرت سنور جائے گی۔

☆......☆......☆

---

[1] من كتاب كشف المعانى لابن جماعة ، ذكر في الجمع بين الرحمن والرحيم، في البسملة: أن أحسن ما يقال فيه ، ولم نجده لغيره ، أن فَعُلان مبالغة في كثرة الشئ ، ولا يلزم منه الدوام كغضبان، وفعيل لدوام الصفة ، كظريف ،فكأنه قيل : العظيم الرحمة الدئمها.

قال : وإنما قدم الرحمن على الرحيم ؛ لأن رحمته في الدنيا تعم المومنين والكافرين، وفي الآخرة دائمة لأهل الجنة ، ولذلك يقال : رحمن الدنيا ورحيم الآخرة. (طبقات الشافيعه الكبرىٰ،محمدبن ابراهيم بن سعد اللّٰه بن جماعة ، رقم : ١٣١١، ج:٩، ص:١٤٢).